بیمار کے حقوق

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

بیمار کے حقوق

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

نام کتاب	بیمار کے حقوق
مؤلف	علامہ سید سلیمان ندویؒ
صفحات	۸
تعداد	چار ہزار
سن اشاعت	۲۰۱۱ء

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، پوسٹ بکس/۹۳، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار کے حقوق

دنیا کا ایک اور کمزور طبقہ جو ہماری ہمدردیوں کا مستحق ہے بیماروں اور مریضوں کا ہے، یہ عموماً اپنی اس حالت میں اپنی خبر گیری اور خدمت آپ نہیں کر سکتے، ان ہمدردی کے لائق انسانوں کی دیکھ بھال، خدمت، غمخواری اور تیمارداری بھی انسانیت کا ایک فرض ہے، اور اس فرض کا نام عربی میں ''عیادت'' (۱) ہے۔

ان بیماروں کے ساتھ اسلام نے سب سے پہلے ہمدردی تو یہ دکھائی ہے کہ وہ بہت سے فرائض جن کے ادا کرنے سے وہ مجبور ہو رہے

(۱) عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ''عیادۃُ المریض'' کے معنی صرف بیمار پرسی کے ہیں یعنی کسی بیمار کو بیماری کی حالت میں دیکھنے کو جانا، لیکن واقعہ ایسا نہیں ہے، بیمار کی عیادت کے معنی بیمار پرسی کے بھی ہیں اور اس کی تیمارداری، غمخواری اور خدمت گذاری کے بھی ہیں، بیمار کو بیماری کی حالت میں صرف دیکھنے کو جانا تو عیادت کی معمولی قسم ہے، اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس کی غمخواری کرے، اس سے زیادہ یہ ہے کہ اس کی پوری تیمارداری اور خدمت گذاری کرے۔

ہیں یا جن کے ادا کرنے سے ان کی تکلیف کی زیادتی کا خیال ہے، ان کو یک قلم معاف یا کم کر دیا ہے اور قرآن نے اس کے لیے ایک کلی اصول بنا دیا ہے:

﴿وَلاَ عَلیٰ الْمَرِیْضِ حَرَجٌ.﴾(۱)

(اور نہ بیمار پر کوئی تنگی ہے)۔

﴿لَیْسَ عَلیٰ الْأَعْمیٰ حَرَجٌ وَّلاَ عَلیٰ الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلاَ عَلیٰ الْمَرِیْضِ حَرَجٌ.﴾(۲)

(نہ اندھے پر تنگی ہے (کہ وہ جہاد میں شریک ہو) اور نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر)۔

﴿لَیْسَ عَلیٰ الضُّعَفَاءِ وَ لاَ عَلیٰ الْمَرْضیٰ.﴾(۳)

(نہ کمزوروں پر اور نہ بیماروں پر (جہاد میں عدم شرکت کی باز پرس ہے)۔

بیماروں کے لیے وضو معاف ہے:

﴿وَإِنْ کُنْتُمْ مَرْضیٰ.﴾(۴) (یا تم بیمار ہو تو تیمم کرو)۔

اسی طرح ان سے تہجد کی لمبی نمازیں معاف ہیں:

(۱) سورۂ نور/۸۔ (۲) سورۂ فتح/۲۔
(۳) سورۂ توبہ/۱۲۔ (۴) سورۂ مائدہ/۲۔

﴿عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ.﴾(۱)
(خدا کو معلوم تھا کہ تم میں کچھ بیمار بھی ہوں گے)۔

اسی طرح حج کے احکام میں بھی بیمار کے لیے رعایت فرمائی گئی:
﴿فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً.﴾(۲) (تو تم میں جو بیمار ہو)۔

روزہ توڑنے کی اس کو اجازت دی گئی، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز کی رخصت دی گئی، اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب خدا نے ان سے اپنے فرائض معاف کر دیے تو بندوں کو کس حد تک ان سے اپنے اخلاقی مطالبہ میں کمی کر دینی چاہیے۔

اسلام نے مسلمان کی بیماری کی تکلیف کو صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرنے کی حالت میں غم کے بجائے خوشخبری بنا دیا ہے۔

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ مومن کو دنیا میں جو تکلیف بھی پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، اگر وہ بیمار ہو جائے اور صبر کے ساتھ بیماری کی تکلیفوں کو برداشت کرے تو آخرت کے سخت عذاب سے بچانے کے لیے وہ اس کے گناہوں کا معاوضہ بن جاتی

(۱) سورۂ مزمل/۲۔ (۲) سورۂ بقرہ/۲۴۔

ہے، اور وہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے، اس کے آداب تعلیم کیے ہیں، اس کی دعائیں سکھائی ہیں، اور اس کا ثواب بتایا ہے، فرمایا ''جو کوئی مسلمان کے کسی غم کو ہلکا کرے گا، خدا اس کے غم کو ہلکا کرے گا'' (۲) اور یہ بھی فرمایا کہ ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، جن میں ایک یہ ہے کہ جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرے'' (۳) صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا تھا جن میں سے ایک بیمار کی عیادت ہے، (۴) ارشاد ہوا کہ ''جب کوئی صبح کو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک فرشتے اس کی مغفرت کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں، (۵) یہ بھی آیا ہے کہ ''جب کوئی کسی بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو واپسی تک وہ جنت کے میوے چنتا رہتا ہے'' (۶) فرمایا کہ ''جب کوئی کسی کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے ہاتھ اور

(۱) صحیح مسلم باب ثواب المومن فیما یصیبہ وسنن ابی داؤد، اوائل کتاب الجنائز۔
(۲) ابوداؤد کتاب الادب فی المعونۃ للمسلم۔
(۳) صحیح بخاری کتاب الجنائز۔ (۴) ایضاً۔
(۵) سنن ابی داؤد کتاب الجنائز۔ (۶) صحیح مسلم باب عیادۃ المریض، بطرق مختلفہ۔

پیشانی پر ہاتھ رکھے اور اس کو تسلی اور دلاسا دے اور اس کے شفا پانے کے لیے خدا سے دعا کرے۔"(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیم سے صحابہ کرامؓ کو بیماروں کی عیادت کا اس قدر اہتمام تھا کہ وہ اس کو ایک اسلامی حق جانتے تھے، بلکہ اس معاملہ میں مسلمان اور غیر مسلمان کی بھی تفریق نہ تھی، آپؐ نے یہودیوں کی عیادت فرمائی ہے، (۲) منافقوں کی عیادت کو تشریف لے گئے ہیں، (۳) اور اسی سے علماء نے غیر مسلموں کی عیادت کی بھی اجازت دی ہے۔(۴)

حضرت سعد بن معاذؓ جب زخمی ہوئے تو آپؐ نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب فرمایا تاکہ بار بار ان کی عیادت کی جاسکے، (۵) حضرت رفیدہؓ ایک صحابیہ تھیں جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا علاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں، ان کا خیمہ بھی اسی مسجد میں رہتا تھا تاکہ لڑائیوں کے مسلمان زخمیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کریں، (۶) غزوات اور لڑائیوں میں بھی بعض ایسی بیبیاں فوج کے ساتھ رہتی تھیں جو بیماروں کی

---

(۱) سنن ابی داؤد کتاب الجنائز۔ (۲) صحیح بخاری کتاب الجنائز۔

(۳) ایضاً۔ (۴) مجمع البحار علامہ طاہر فتنی لفظ "عیادۃ"۔

(۵) سنن ابی داود، کتاب الجنائز۔ (۶) سیرۃ ابن ہشام، غزوہ بنی قریظہ، وادب المفرد بخاری باب کیف أصبحت، واصابہ ابن حجر وغیرہ میں حضرت رفیدہ کا حال پڑھیے۔

خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔(۱)

آپؐ نے اپنے پیروؤں کو عمومیت کے ساتھ حکم دیا ہے کہ ''بھوکے کو کھلاؤ، قیدی کو چھڑاؤ، اور بیمار کی عیادت کرو۔''(۲)

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی فضیلت حسب ذیل مؤثر و دلکش طرز ادا میں ظاہر فرمائی کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ ''اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا تو نے میری عیادت نہ کی'' وہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! تو سارے جہان کا پروردگار تھا، میں تیری عیادت کیونکر کرتا'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا تجھے خبر نہ ہوئی کہ میرا بندہ بیمار ہوا مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔''(۳)

تعلیم کی یہ طرز اور بیمار پرسی، بیماروں کی تیمارداری اور غمخواری کی کیسی دلنشیں تلقین ہے اور صابر و شاکر بیمار کی کیسی ہمت افزائی ہے کہ اس کا رب گویا اس کے سرہانے کھڑا، اپنی مہربانیوں سے اسے نوازتا رہتا ہے، اور اس کے درجوں اور رتبوں کو بلند کرتا رہتا ہے، اور کیسے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو ان بیماروں کی خدمت کرکے خدا کا قرب پاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۱) صحیح مسلم، غزوۃ النساء۔ (۲) مسند احمد جلد ۴ ص/۳۹۴۔

(۳) صحیح مسلم باب فضل عیادۃ المریض۔

اس کتاب سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے، اس کے آداب تعلیم کیے ہیں، اس کی دعائیں سکھائی ہیں، اوراس کا ثواب بتایا ہے، فرمایا "جو کوئی مسلمان کے کسی غم کو ہلکا کرے گا، خدااس کے غم کو ہلکا کرے گا" اور یہ بھی فرمایا کہ "ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، جن میں ایک یہ ہے کہ جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرے" صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا تھا جن میں سے ایک بیمار کی عیادت ہے، ارشاد ہوا کہ "جب کوئی صبح کو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک فرشتے اس کی مغفرت کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں، یہ بھی آیا ہے کہ "جب کوئی کسی بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو واپسی تک وہ جنت کے میوے چنتا رہتا ہے۔"

Designed at : S.R.Graphic, Lko. Printed at : Kakon Offset Pess, Lko. Ph. 0522-6535663